روزنامہ الفضل قادیان

شنبہ

مدینۃ المسیحؑ

قادیان ۲۷ تبوک۔ حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

افسوس آج محمد یوسف خان صاحب محلہ دار الرحمت کی اہلیہ صاحبہ اور برکت اللہ خان صاحب آف محلہ دار البرکات وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومین کا جنازہ بعد نماز جمعہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مہمانخانہ میں پڑھایا۔ احباب مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

مولوی عبد الرحیم صاحب ابن حضرت مولوی شیر علی صاحب کو نسبتاً افاقہ ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

جلد ۳۴ | ۲۸ ماہ تبوک ۱۳۲۵ ہش | ۲ ذیقعدہ ۱۳۶۵ھ | ۲۸ ستمبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۲۷

انتہائی حزم واحتیاط سے کام لینے کا وقت

اہل ہند کو اپنے ملک کی حکومت میں مزید اختیارات دینے اور کامل آزادی تک پہنچانے کے سلسلہ میں جو سلوک مسلمانوں سے کیا گیا ہے۔ وہ نہایت ہی دل شکن اور رنج افزا ہے۔ اس میں بہت زیادہ اضافہ اس وجہ سے ہو جاتا ہے کہ جب سے انگریزوں نے ہندوستان پر اپنا تسلط جمایا۔ اور باقاعدہ حکومت قائم کی۔ اس وقت سے لے کر آج تک کوئی ایک موقعہ بھی تو ایسا نہیں آیا جب حکومت برطانیہ پر کوئی مشکل وقت آیا ہو۔ اور مسلمانان ہند نے مجموعی طور پر حکومت کی غیر معمولی مدد نہ کی ہو۔ اور اس کے لئے جانیں تک نہ لڑا دی ہوں بعض اوقات مسلمانوں پر ایسے بھی آئے۔ جب برطانیہ کی کسی مسلمان حکومت سے ہوئی لڑائی مسلمانوں کے لئے اپنے طریق عمل کے متعلق فیصلہ کرنا بے حد کٹھن ہو گیا۔ لیکن پھر بھی انہوں نے برطانیہ کو پیٹھ نہ دکھائی اور اپنے سینوں پر پتھر رکھ کر اس کی حفاظت اور کامیابی کے لئے جانیں دیتے رہے۔ اور حکومت برطانیہ بھی زبانی اور تحریری ان کی اس قربانی اور ایثار کی اہمیت کا اعتراف کرتی رہی۔

اگر اس قسم کے واقعات کو کچھ عرصہ گزر جانے کے بعد مصلحت اور خود غرضی کے پردہ میں چھپا دیا جا سکتا ہے۔ تو گزشتہ جنگ عظیم تو کوئی دور کی بات نہیں۔ اس کے دوران ہندوستان کے مسلمانوں اور دوسری اقوام کا جو رویہ رہا ہے۔ اس میں تو بڑی آسانی سے امتیاز کیا جا سکتا ہے مسلمانوں نے جہاں ہر رنگ میں برطانیہ کو غیر معمولی جانی اور مالی امداد دی۔ غیر مسلموں نے اور خاص کر اس طبقہ نے جس کے ہاتھ میں مسلمانوں کو بالکل نظر انداز کر کے حکومت کی باگ ڈور دے دی گئی ہے۔ کئی قسم کی مشکلات پیدا کیں۔ اور ۱۹۴۲ء کی شورش میں تو وہ اودھم مچایا۔ کہ حکومت برطانیہ سخت خطرات میں گھر گئی۔ ان خطرات کا ذکر خود حکومت نے جن الفاظ میں کیا ہے وہ ایسے نہیں تھے جنہیں اتنی جلدی بھلا دیا جاتا۔

غرض مسلمانان ہند کے ساتھ جو ناانصافی کی گئی ہے۔ وہ نہایت ہی رنج افزا اور الم انگیز ہے۔ اور آج ہر وہ مسلمان جو غیروں کے ہاتھ بک نہیں چکا۔ اور جس میں غیرت وحمیت کا کچھ بھی مادہ موجود ہے بے حد تکلیف اور دکھ میں مبتلا ہے۔ لیکن ایسی حالت میں تیز اور تلخ الفاظ میں اپنے غم والم کا اظہار کرنا یا مرنے مارنے کی دھمکیاں دینا نہ صرف سود مند نہیں۔ بلکہ سخت نقصان رساں اور بے حد مشکلات پیدا کر سکتی ہیں کیونکہ اس طرح ایک تو وہ جوش وخروش صرف الفاظ کے ذریعہ نکل کر قوت عمل کو ختم کر دیتا ہے۔ جو شدید چوٹ لگنے پر خود حفاظتی کے لئے پیدا ہوتا ہے۔ اور جس سے صحیح طور پر کام لے کر اپنے حقوق حاصل کرنے اور اپنی حفاظت کرنے کی تیاری کی جا سکتی۔ اور سامان مہیا کرنے کی کوشش کی جا سکتی ہے۔ دوسرے حق اور انصاف کے پیش نظر جو لوگ مسلمانوں کو مظلوم سمجھ کر ان سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ ان کی ہمدردی جاتی رہے گی تیسرے جب دھمکیوں کو ان کی پیش کردہ شکل میں پورا نہیں کیا جاتا۔ تو مدمقابل پر یہ اثر پڑتا ہے۔ کہ یہ لوگ صرف باتیں ہی بنانا جانتے ہیں کر کچھ نہیں سکتے۔ اور چوتھے یہ کہ دھمکیاں دینے والوں میں جہاں ان کو عملی جامہ نہ پہنا سکنے کی وجہ سے بزدلی پیدا ہوتی جاتی ہے۔ وہاں مدمقابل روز بروز زیادہ ہوشیار ہو جاتا۔ اور غلبہ حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ سامان مہیا کر لیتا ہے۔

پس مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس وقت نہ تو وہ تند وتلخ الفاظ مونہہ سے نکالیں۔ اور نہ کسی قسم کی دھمکیاں دیں۔ بے شک غیر مسلم مسلمانوں کو مشتعل کرنے کے سامان روز بروز زیادہ سے زیادہ پیدا کرتے جا رہے ہیں۔ ہندو اخبارات طرح طرح سے مسلمانوں کو اشتعال دلا رہے ہیں۔ نہایت ہی مکروہ الفاظ میں مسلمان لیڈروں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے مسلمانوں کو پوری طرح صبر اور تحمل سے کام لینا چاہیئے۔ اور پُر امن رہتے ہوئے مسلمانوں کی تنظیم اور باہمی اتحاد کو اپنا سب سے بڑا مقصد قرار دے کر اس کے لئے سرگرم کوشش کرنی چاہیئے۔ ہر کام متانت۔ سنجیدگی اور استقلال کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ اور ہر قدم اٹھانے سے قبل اس کے متعلق سو بار غور وخوض سے کام لینا چاہیئے۔ ورنہ اگر مسلمان دوسرے کی اشتعال انگیزی کا شکار ہو گئے۔ اور صبر وتحمل کو ہاتھ سے دے بیٹھے تو اس قدر نقصان اٹھائینگے کہ مدت دراز تک انہیں کراہنے کا بھی ہوش نہیں آئیگا۔

پس اس وقت مسلمانوں کے مفادات اور ملکی حالات کا تقاضہ یہی ہے کہ مسلمان بالکل پُر امن رہیں تکلیف اٹھا کر پُر امن رہیں۔ اور دوسروں کی اشتعال انگیزیوں کے باوجود پُر امن رہیں اور کوئی بات زبان وقلم سے ایسی نہ نکالیں۔ جس میں خواہ مخواہ تلخی اور ہراس پائی جائے۔ اور جو حزم واحتیاط کے خلاف ہو۔

— — — — — —

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا۔

دورِ حاضرہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اہم ترین ارشاد

دیں غار میں چھپا ہے اک شور کفر کا ہے ✿ اب تم دعائیں کرلو غارِ حرا یہی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے قریباً ڈیڑھ ہزار سال قبل کے ایک نہائت عظیم الشان تاریخی واقعہ کی طرف اس منظوم کلام میں اشارہ فرما کر احمدی جماعت کو مخاطب فرمایا ہے۔ اور موجودہ زمانہ ضلالت اور سخت تاریکی کے وقت کے لئے ان کی زندگی کے پروگرام اور نصب العین کے متعلق مطلع فرمایا ہے کہ جو بے دینی اور خدا تعالےٰ کی ذات سے بے خبری اور لاپرواہی کا وقت ابتدائے اسلام سے اول دنیا میں غالب تھا۔ اسی زمانہ کی حالت کا اس نسل آدم کے آخری زمانہ میں اعادہ ہوا ہے۔ بلکہ ابتدائے آفرینش سے ہر زمانہ کے نبی کے وقت جن لوگوں نے بے دینی اور سرکشی کا مظاہرہ کیا۔ ان کے قائمقام اب مجموعی طور پر نوع انسان کے اس آخری دور میں موجود ہیں۔ اس سابقہ حالت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یاد دلایا ہے کہ جس طرح آج سے ۱½ ہزار سال قبل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قلب مطہر میں اس وقت کے حیا سوز منظر کو دیکھ کر بے چینی محسوس ہوئی۔ جس کی اصلاح کے لئے حضورؐ نے کامل علیحدگی اختیار کر کے غار حرا کے سنسان ماحول میں مہینوں تنہا قیام فرمایا۔ اور اپنے حقیقی خالق و مالک سے ایسے دردانگیز الفاظ اور زیر ومعرکی انداز میں اس وقت کی حالت کو پیش کیا۔ کہ وہ دعائیں بارگاہ الٰہی میں قبول ہوگئیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس غرض کے حصول کے لئے کہ مخلوق اپنے حقیقی خالق کو پہچان لے۔ ہر قسم کے آرام کو بالائے طاق رکھ کر شب و روز دعاؤں میں منہمک ہو گئے۔ اس واقعہ عظیمہ کو یاد دلا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احمدی جماعت کو ارشاد فرمایا ہے کہ

دین اسلام کی خوبیاں موجودہ زمانہ میں لوگوں کی نظر سے غائب ہوگئی ہیں۔ جس کے نتیجہ میں مخلوق کی اللہ تعالےٰ سے دوری انتہا درجہ کو پہونچ چکی ہے۔ اور بے دینی کا اس قدر شور و غوغا ہے۔ کہ کوئی بات سنائی تک نہیں دیتی اس قدر اظہار فرما کر اس کے دفعیہ کے لئے اس حتمی اور واحد علاج کی طرف جو حضور بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اختیار کیا تھا کنایۃً توجہ دلا کر تاکیدی ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اس پہلے علاج سے ہی اس آخری زمانہ کی خطرناک بے دینی کی رد روکی جاسکتی ہے۔ لہٰذا اے احمدی جماعت اس پہلے حربہ کو استعمال کرتا دنیا پھر کامیابی کا مظاہرہ مثل سابق دیکھ سکے۔ گویا اس وقت ہم ایک گھمسان کی روحانی جنگ میں شامل ہیں۔ جس میں فتح یقینی حاصل کرنے کا واحد ذریعہ وہی ہے جو پہلے استعمال ہو چکا ہے۔ اسی سے اس وقت کامیابی وابستہ و منحصر ہے۔

اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک کلام کا اظہار ضروری ہے۔ جس میں موجودہ زمانۂ ضلالت کی حالت کا نقشہ اور علاج بیان فرمایا گیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں ؎

بے کسے شد دینِ احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمد کار نیست
خونِ دیں بینم رواں چوں کشتگانِ کربلا
اے عجب ایں مرد ماں را ہیچ آگہ زاں نیست
اندریں تنگ مصیبت چارۂ ما بیکساں
جز دعائے بامداد و گریۂ اسحار نیست

چنانچہ دورِ حاضرہ کی انتہائی خرابی اور اس کی مشکلات کے دفع کرنے کے لئے ہر سانس کے ساتھ دینی خوبیوں کے بیان کرنے اور دعاؤں میں مصروفیت اور کوفت حضور کو تھی۔ اس کے متعلق حضور کا کلام مندرجہ ذیل صاف ہے ؎

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے بعد حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ (جن کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ وہ ظاہری اور باطنی علوم سے پُر کئے جائیں گے) کے ارشادات ضروری کا ذکر کرنا لازمی ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ نے موجودہ زمانہ کو بنی نوع انسان کی اصلاح کا آخری موقعہ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ جس طرح جسمانی جنگوں میں آخری حملہ ہونے کے وقت کو Zero Hour کہتے ہیں۔ اسی طرح انسان کی روحانی اصلاح کی آخری گھڑی ہے۔ اور اس کی اہمیت کی طرف اس طرح پر اشارہ فرمایا۔ کہ ہمیں اتنی دعاؤں کی ضرورت ہے کہ ہم پر نیندیں حرام ہو جائیں۔ نیز فرمایا کہ یہ دوڑ کا زمانہ ہے۔ اس لئے دوڑو کہ خدا کی رحمت کا دروازہ ابھی کھلا ہے اور فرمایا یہ دعا کا حربہ موجودہ زمانہ کے آلات جنگ ہوائی جہاز۔ ایٹم بم۔ ٹینک۔ زہریلی گیس وغیرہ سے بدرجہا بہتر ہے۔ اور کامیابی کا ضامن۔ نیز فرمایا کہ ہمارے لئے دعا کا حربہ بمنزلہ توپ خانہ کے اللہ تعالےٰ کی طرف سے عطا ہوا ہے۔ اسی لئے ہم کو افسر توپ خانہ قرار دیا گیا۔ اور توپ خانہ کی فوج کی تھوڑی سی غفلت سے جنگ میں تمام لشکر کی ہزیمت کا اندیشہ لاحق ہو جاتا ہے۔ اس لئے عمدگی اور یقین سے اس حربہ کا استعمال ہم پر لازم ہے چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل یہ نعمت ہم پر نازل ہوئی ہے۔ اس لئے اس کو ٹھوس اور حتمی ذریعہ سمجھ کر ہم کو علاوہ جماعتی نمازوں کے اپنے اپنے طور پر علیحدگی میں دعاؤں سے کام لینا ضروری ہے۔ اور روزانہ دعاؤں میں مصروف رہنا چاہیئے۔ تاکہ ہم اس پیش آمدہ سخت ترین مہم یعنی احیاء اسلام کے فرض کو کامیابی سے پورا کریں ہاں جو حالت دعا کرنے والے کی دعا کے وقت ہونی چاہیئے۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے الفاظ کا بیان کرنا بھی ضروری ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ ”دعا کے وقت ایسی حالت دعا کرنے والے کی ہو۔ کہ گویا وہ ایسے مقدمہ فوجداری میں روبرو لئے عدالت پیش ہے۔ جس میں سزائے قید یا سزائے پھانسی مقرر ہو“ اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ نے فرمایا ہے کہ دعا کے وقت دعا کرنے والے کی حالت مارے خوف کے ایسی ہو۔ جس طرح رعشہ کے بیمار کا جسم کانپتا ہے۔ نیز یہ کہ دل کی تار تار ہل جائے۔“

خاکسار عبد المجید از کپورتھلا

اکتوبر کے مہینے کے روزے اور چندہ تحریک جدید

تحریک جدید کے مجاہدین پر یہ امر وضاحت پا چکا ہے کہ تحریک جدید کے وعدوں کے پورا کرنے کی آخری میعاد ۳۰ نومبر ہے مجاہدین کو یاد دلایا جاتا ہے کہ میعاد قریباً ختم ہے۔ جلد اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کریں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ۱۳ ستمبر ۱۹۴۶ء کی مجلس علم و عرفان میں فرما چکے ہیں۔ کہ موجودہ پُرخطر اور مصائب و آلام کے دنوں میں جماعت اکتوبر ۱۹۴۶ء کے مہینے میں ہر پیر اور جمعرات کے دن روزے رکھے۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کرے۔ تا اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اسلام اور احمدیت کو موجودہ خطرات سے اپنی پناہ میں رکھے۔ اس تسلسل میں ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو جمعرات کا آخری روزہ ہوگا اس دن حضور ایدہ اللہ کے حضور تحریک جدید کے ان مجاہدوں کی فہرست پیش کی جائیگی۔ جن کے وعدے مرکز میں ۳۱ اکتوبر تک داخل ہو جائیں۔ خواہ دفتر اول کے مجاہد ہوں جنکا بارھواں سال اب جاری ہے۔ خواہ دفتر دوم کے سال دوم کے مجاہد ہوں جن کا دوسرا سال ہے۔ اور ایک فہرست ان احباب کی بھی دی جائے گی جنہوں نے ۳۱ اکتوبر تک ”تعمیرات افریقہ“ کا چندہ ادا فرما دیا۔ نیز ایک فہرست ان جماعتوں کے کارکنوں کی دی جائے گی۔ جن کے وعدے بحیثیت جماعت کم سے کم نوے فیصدی وصول ہو چکے ہوں۔ پس ہر شخص جس کا وعدہ [illegible] ہو وہ ۳۱ اکتوبر تک اپنا وعدہ پورا کرے۔ تا اس کا نام امام کے حضور دعا کے لئے پیش ہو جائے ✿

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ویدک دھرم میں عورت کو خاوند سے علیحدگی حاصل کرنے اور عقد ثانی کا حق

انسانوں کو خدائی قانون کی ضرورت

انسان اپنی زندگی اور بقائے نسل کے لئے دوسروں کے تعاون کا محتاج ہے۔ یہ احتیاج اسے مل جل کر رہنے پر مجبور کرتا ہے۔ اور مختلف قسم کی رشتہ داریوں کا سلسلہ قائم ہوتا ہے۔ جس سے انسانی سوسائٹی معرضِ وجود میں آتی ہے۔ یہ سوسائٹی ایک قانون چاہتی ہے۔ جو سب افراد کے حقوق کا محافظ اور انسان کے ہاتھوں پیدا ہونے والے فتنوں اور بدامنیوں کا علاج ہو۔ ایسا قانون کون بنا سکتا ہے۔ انسان کا علم و تجربہ محدود ہے۔ پھر خود محتاج اور نفسانی خواہشات میں مبتلا۔ اس لئے انسانی سوسائٹی کے لئے ایسا قانون بنانا جو جنبہ داری سے مبرّا اور سب افراد کے لئے مفید ہو۔ اس کے بس کی بات نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جہاں انسان کے روحانی ارتقاء کے لئے ہدایت نازل فرماتا ہے۔ وہاں انسان کی دنیوی بہبود رہن سہن کے طور و طریق آپس کے باہمی تعلقات کے بارہ میں بھی قانون نازل کرتا رہا ہے۔ اس طرح کے کئی دور انسان پر آئے۔ جو کئی شریعتوں کے نازل ہونے کا موجب ہوئے۔

ہندو دھرم میں عورت کی حالت

ہزاروں برس پہلے بھارت ورش کے باشندوں کے لئے بھی اللہ تعالےٰ نے بعض تعلیمیں نازل فرمائیں۔ پراچین زمانہ میں ان پر عمل ہوتا تھا۔ پھر وہ تعلیمیں مٹنا شروع ہو گئیں۔ اور امتدادِ زمانہ کے باعث ہندو دھرم پستکوں میں ایسی گڑبڑ ہوئی۔ کہ اصل حقیقت کو پانا مشکل ہو گیا۔ بھارت ورش میں ظلمت کا دور دورہ ہو گیا۔ طاقتوروں نے کمزوروں کو دبانا شروع کر دیا۔ ذات پات کا سوال پیدا کر کے پسماندہ اقوام کی ایسی درگت بنائی گئی۔ کہ جس کی نظیر کسی دوسری قوم میں نہیں ملتی۔ عورت فطرتاً کمزور ہے۔ اس کی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر اس کے جائز حقوق سے اسے محروم کر دیا گیا۔ شادی سے قائم شدہ تعلق کو دائمی اور اٹوٹ قرار دے کر اسے طرح طرح کی زنجیروں میں جکڑ دیا گیا۔ اور آج ہندو قوم میں عورت کی کوئی مستقل حیثیت نہیں۔ وہ مرد کے رحم پر ہے۔ اگر خوش قسمتی سے خاوند اچھا ملا۔ تو زندگی آرام سے گذار گئی۔ اور اگر ظالم ہوا۔ تو اس کے مظالم سے مخلصی کی کوئی راہ نہیں۔

ہندوؤں میں عورت پر پابندی کی ابتداء

مہابھارت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسے حالات پیدا ہو جانے پر جبکہ خاوند بیوی کا سمبندھ محبت و راحت کا موجب ہونے کی بجائے سوہانِ روح بن جائے۔ عورت کو خاوند سے علیحدگی اختیار کر لینے کا حق حاصل تھا۔ سب سے پہلے دیرگھتما رشی نے اپنی بیوی سے ناراض ہو کر عورت کی اس آزادی کو سلب کیا۔ چنانچہ مہابھارت ادی پرب کے ادھیائے ۱۰۴ میں دیرگھتما رشی کی کتھا میں لکھا ہے:۔

"دیرگھتما نے اپنی دویشی کرنے والی استری سے کہا۔ ہے استری تو کس لئے میرا انادر کرتی ہے۔ استری نے کہا۔ پتی کو اپنی استری کا بھرن پوشن کرنا چاہیئے۔ تب ہی وہ بھرتا کہلاتا ہے۔ اور پتی استری کا پالن کرے۔ تب ہی پتی کہلا سکتا ہے۔ لیکن تم تو جنم کے اندھے ہو۔ اس کارن مجھے ہی تمہارا اور تمہارے پتروں کا بھرن پوشن کرنا پڑتا ہے۔ آج تک میں سمرتھ ہونے پر بھی بڑے پریشرم سے تمہارا بھرن پوشن کرتی رہی۔ پرنتو اب میں پریشرم کرتے کرتے لاچار ہو گئی ہوں۔ اس کارن ہمیشہ آپ کا بھرن پوشن نہیں کر سکونگی۔ استری کے ایسے بچن سنکر دیرگھتما رشی کو بڑا کرودھ آیا۔ اور اپنی استری پردویشی سے کہنے لگا کہ ہے استری تو مجھے کسی کھشتری کے گھر لے چل۔ وہاں سے دھن ملے گا۔ پردویشی نے کہا ہے برہمن تمہارا دیا ہوا دھن مجھے نہیں چاہیئے۔ کیونکہ وہ مجھے دکھدائی ہوگا۔ اس کارن تمہیں جو اچھا لگے کرو۔ مَیں تمہارا بھرن پوشن نہیں کرونگی۔ دیرگھتما نے کہا ہے استری آج سے میں ایسی مریادا باندھتا ہوں۔ کہ ہر ایک استری کا زندگی بھر ایک ہی پتی ہونا چاہیئے۔ چاہے پتی زندہ ہو یا مرگیا ہو"

سراسر ناجائز پابندی

اس کتھا سے ظاہر ہے۔ کہ دیرگھتما رشی کی اس مریادا سے قبل عورت کو بعض حالات میں خاوند سے علیٰحدہ ہو جانے اور عقد ثانی کر لینے کی اجازت تھی۔ اس مریادہ کی آڑ لیکر ہندو قوم نے عورت کو نہ صرف یہ کہ ہر حالت میں خاوند کے قبضہ میں رکھنے پر مجبور کیا۔ بلکہ خاوند کی وفات پر بھی اسے عقد ثانی کی اجازت نہ دی۔ حالانکہ یہ کتھا ایسی نہ تھی۔ جس پر ہندو قوم کاربند ہوتی۔ کیونکہ اس کتھا کے شروع میں دیرگھتما رشی کی پیدائش جس شرمناک رنگ میں بیان کی گئی ہے۔ حیا مجھے ذکر کی اجازت نہیں دیتی۔ اور وہ اس کتھا کی اصلیت کے متعلق انسان کو شبہ میں ڈال دیتی ہے۔ بالفرض دیرگھتما کوئی شخص تھے۔ تو بھی جن حالات میں یہ مریادا قائم کی گئی ہے۔ وہ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ کسی اچھی نیت یا اچھے مقصد کو لے کر قائم نہیں کی گئی۔ دیرگھتما جنم کے اندھے تھے۔ ان کے کھانے پینے کا انتظام کرتے ہوئے ان کی استری پردویشی تنگ آگئی تھی۔ اور لاچار ہو کر اس نے دیرگھتما کے پالن پوشن سے انکار کر دیا تھا۔ اور وہ ایسا کرنے میں حق بجانب تھی۔ کیونکہ کنبہ کی کفالت کی ذمہ واری مرد پر ہے۔ نہ کہ عورت پر۔ دیرگھتما اس بات سے ناراض ہوئے۔ اور بدلہ لینے کی خاطر ایسی مریادا قائم کی۔ جس سے اپنی استری کا تو کچھ بگاڑ نہ سکے۔ لیکن لاکھوں دوسری بے خطا عورتوں کو مصیبت میں ڈال دیا۔ پابندی عائد کرنے والے کی اپنی حالت

پھر وہی دیرگھتما جنہوں نے ایسی مریادا چلائی۔ ان کے متعلق لکھا ہے۔ کہ جب ماں کے حکم کے بموجب دیرگھتما کے بیٹوں نے اسے ایک کشتی میں سوار کر کے گنگا میں ڈال دیا۔ اور دیرگھتما بہتے بہتے دوسرے دیش میں چلے گئے۔ تو گنگا سے نکلتے ہی دیرگھتما رشی نے راجہ بلی کے گھر پہنچ کر ان کی دو استریوں سے سنتان پیدا کر کے گیارہ بچے پیدا کئے۔ پس جب دیرگھتما رشی نے دو شادی شدہ عورتوں سے تعلق قائم کر کے بچے پیدا کئے۔ تو کچھ ضروری نہ تھا۔ کہ ہندو قوم اس پر کاربند رہتی۔ اس قصہ کی صداقت کو تسلیم بھی کر لیا جائے۔ تو بھی صاف ظاہر ہے۔ کہ کسی وقت جوش اور جذبہ کے ماتحت یہ الفاظ رشی کے منہ سے نکل گئے۔ ان کو ہمیشہ کے لئے قانون کی شکل دے دینا اور نہایت سختی کے ساتھ اس پر عمل کرنا کسی پہلو سے بھی جائز نہیں۔

پھر ہندو دھرم کی کتب میں باوجود اس کے کہ ان میں بہت ردّ و بدل ہو چکا ہے۔ آج بھی ایسے حوالے ملتے ہیں۔ جن سے یہ امر بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ کہ شادی کے سمبندھ کو ہر حالت میں اٹوٹ قرار دینا ویدک دھرم کی آگیا نہیں۔ بلکہ اسلام کی طرح ویدک دھرم بھی بعض حالات میں شادی بیوگان۔ طلاق خلع اور عقد ثانی کی اجازت دیتا ہے۔ اس قسم کے حوالے دوسرے نمبر میں پیش کئے جائینگے۔

خاکسار عبد الکریم شرما مولوی فاضل واقف زندگی

ایک حدیث نبویؐ اور ایک الہام حضرت مسیح موعودؑ میں عجیب توافق اور توارد

(از حضرت میر محمدؐ اسمٰعیل صاحب)

تذکرہ صفحہ ۴۵۷ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک عبارت لکھی ہے۔ جس میں مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی کے متعلق ایک رؤیا رہے۔ اور خود اپنی نسبت یہ الہام ہے۔ کہ

رب اذھب عنی الرجس وطھرنی تطھیرا۔

پھر آگے چلکر لکھا ہے۔ کہ

"وہی ایک رات تھی جس میں اللہ تعالےٰ نے بتمام و کمال میری اصلاح کر دی۔ اور مجھ میں ایک ایسی تبدیلی واقع ہو گئی۔ جو انسان کے ہاتھ سے یا انسان کے ارادہ سے نہیں ہو سکتی تھی"۔

اب اس کے مقابل ایک حدیث بھی سنیئے۔ جو مسند امام احمد حنبلؒ میں ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

"المھدی منا اھل البیت یصلحہ اللہ فی لیلۃ"

یعنی امام مہدی ہمارے اہلبیت میں سے ہوگا جس کو ایک ہی رات میں اللہ اسے صالح اور درست کرے گا۔ چونکہ مجھے زیادہ لکھنے کی اس وقت ہمت نہیں۔ لہٰذا اس حدیث کے مضمون اور اس الہام اور اسکی تشریح کا لطف احباب خود اٹھائیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے آئندہ توفیق دی۔ تو غرائب الحدیث کے ہیڈنگ کے ماتحت کبھی کبھی نادر اور عجیب حدیثوں کا ذکر کیا کروں گا۔ وباللہ التوفیق

سیرالیون (مغربی افریقہ) کے دلچسپ حالات

احمدی مبلغین کی انتہائی مشکلات کے باوجود خوشکن کامیابیاں

احمدیہ مشن سیرالیون کی مؤثر تبلیغی خدمات

از مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب احمدی مجاہد اسلام

(۲)

تبلیغی سہولتیں

چونکہ سیرالیون کے لوگوں کو اسلام سے اپنے رنگ میں کافی محبت ہے۔ اس کے علاوہ اکثر لوگ مذہبی خیال کے ہیں خواہ وہ عیسائی ہیں یا مسلمان۔ گو ان کے علاوہ بعض مشرک اور دہریہ بھی ملتے ہیں۔ اس لئے عام طور پر مذہبی باتیں دلچسپی سے سنتے ہیں۔ عیسائیوں نے جگہ جگہ سینکڑوں مراکز اور سکول قائم کر لئے ہیں۔ اور ان میں سینکڑوں پریچر اور ٹیچر کام کر رہے ہیں۔ چونکہ ایک لمبے عرصہ سے وہ اس ملک میں ہیں اس لئے انہوں نے اس ملک میں بہت سی جگہوں پر قبضہ کر رکھا ہے۔ اور ان جگہوں کے ارد گرد بھی ان کا کافی اثر ہے۔ لیکن پھر بھی خدا کے فضل سے ہمیں ان میں بھی تبلیغ کا موقعہ مل رہا ہے اور بعض دفعہ بعض عیسائی بھی اسلام قبول کر لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی کچھ سہولتیں ہیں۔ مثلاً بعض دفعہ چیف ہماری درخواست پر اپنے لوگوں کو اکٹھا کر دیتے ہیں۔ اور ہمیں لیکچر کے ذریعہ انہیں تبلیغ کا موقعہ مل جاتا ہے۔

تبلیغی مشکلات

لیکن اس ملک میں سہولتوں کی نسبت تبلیغی مشکلات بہت زیادہ ہیں۔ اور یہ مشکلات بعض دفعہ بہت شدت اختیار کر لیتی ہیں۔ سب سے پہلی مشکل جو ایک اجنبی کو اس ملک میں پیش آتی ہے وہ اس ملک کی آب و ہوا اور غذا ہے اس ملک میں اکثر بیماریاں پانی سے پھیلتی ہیں۔ اور صاف اور اچھا پانی ملنا بغیر فلٹر کئے بڑا مشکل ہے۔ یہاں اگر پانی پینے میں احتیاط سے کام نہ لیا جائے تو بلیک واٹر فیور کا بہت خطرہ ہوتا ہے جس میں انسان کا سارا خون پیشاب بن کر نکل جاتا ہے۔ اور شاذ و نادر ہی بچتا ہے۔ پھر اس ملک میں بارش کی بہتات ہے اور جگہ بہ جگہ پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔ جس سے مچھر کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کے کاٹنے سے عموماً لوگوں کو ملیریا ہو جاتا ہے جو بعض اوقات بہت شدید ہوتا ہے اور دیر تک رہتا ہے۔ اس طرح عام صحت گر جاتی ہے۔ پس صحت کا قائم رہنا تو یہاں صرف خدا کا فضل ہی ہے۔ ورنہ ایک مہینہ بھی بخار یا کسی اور بیماری کے بغیر گذرنا بڑا مشکل ہے۔ اور بعض دفعہ ایک ہفتہ بھی بیماری کے بغیر نہیں گذرتا۔ اور بعض بیماریاں یہاں بالکل عجیب قسم کی ہیں۔ مثلاً

elephant sleeping

جس سے انسان کے جسم کے بعض حصے سوج جاتے ہیں۔ پھر sleeping sickness۔ یہاں ایک قسم کی مکھی ہے جس کے کاٹنے سے انسان موقعہ بے موقعہ سونے لگ جاتا ہے۔ کونین کا روزانہ استعمال کرنا ضروری ہے لیکن پھر بھی ملیریا آ دباتا ہے۔ اس مشکل پر مشکل یہ ہے کہ بعض جگہ میلوں میل تک کوئی ہسپتال یا ڈسپنسری نہیں۔ دو ملین (دس لاکھ کا ایک ملین) کی آبادی میں صرف چند ہسپتال ہیں جو انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ اور اسی یا نوے میل کے فاصلہ پر دوسرا ہسپتال ملتا ہے بعض جگہ کوئی کمپوڈر تیس چالیس میل کے رقبہ میں مل جاتا ہے۔ لیکن بالکل نیم حکیم کا مصداق۔ جس سے فائدہ کی بجائے نقصان پہنچتا ہے۔ پھر اگر ہسپتال نزدیک بھی ہو تو اس میں جگہ ملنی بڑی مشکل ہوتی ہے۔ اور اگر جگہ مل جائے تو پھر ڈاکٹر کا ملنا بڑا محال ہے۔ بڑے ہسپتال میں صرف ایک سینئر ڈاکٹر ہوتا ہے۔ جس کے لئے بیسیوں بلکہ بعض دفعہ سینکڑوں مریضوں کو دیکھنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے عموماً مذکورہ بالا قسم کے کمپوڈر ہی مریضوں کو دیکھتے ہیں۔ پھر اس ملک میں اجنبی کے لئے غذا کی بڑی مشکل ہے جب تک انسان عادی نہ ہو جائے اس ملک کی عام غذا کسادہ ہے یا چاول۔ چاول کافی مہنگے ہیں۔ لیکن کسادہ بہت سستا پڑتا ہے۔ گو عوام کی غذا چاول ہی ہے۔ یہ ایک قسم کی سفید شکر قندی ہے اس کو لوگ کھاتے ہیں کبھی کچا اور کبھی ابال کر۔ اور اس کے پتوں کا سالن تیار کرتے ہیں

اس کے علاوہ یہاں سفر کی بہت مشکلات ہیں۔ بعض جگہ نہ لاری ہے نہ ریل۔ اور نہ کوئی پانی عمدہ رستہ۔ بلکہ میلوں میل تک گھنے جنگلوں میں سے چلنا پڑتا ہے رستہ میں جو ندی نالے آ جاتے ہیں ان پر کوئی پل نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی کشتی ہوتی ہے اس لئے مجبوراً کپڑے اتار کر پیدل عبور کرنا پڑتا ہے۔ بعض جگہ ریل تو ملتی ہے۔ لیکن ہفتہ میں صرف دو دفعہ اور سارے سیرالیون میں یہی حال ہے صرف چار سو میل ریل کی تمام پٹڑی ہے بعض جگہ لاری ملتی ہے۔ لیکن لاری کا کرایہ بہت زیادہ ہے۔ پھر بعض جگہ سمندر اور دریاؤں میں کشتی کے ذریعہ سفر کرنا پڑتا ہے یہ کشتیاں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ اول بادبانی جو ہوا کے ذریعہ چلتی ہیں۔ اور اگر خدانخواستہ ہوا کا کوئی تیز جھونکا آ جائے تو الٹ جاتی ہیں۔ اور جان و مال کا نقصان ہوتا ہے دوم لانچز (launches) یہ کافی محفوظ ہیں۔ لیکن چونکہ یہ پٹرول سے چلتی ہیں۔ اس لئے ان میں کبھی کبھی آگ لگ جاتی ہے۔

دیگر تبلیغی مشکلات

ان کے علاوہ اور بھی تبلیغی مشکلات ہیں۔ مثلاً بعض جگہ چیف لوگ انتہائی مخالفت کرتے ہیں۔ اور بے حد ظلم کرتے ہیں۔ اور بعض دفعہ احمدیوں پر بالکل ناجائز جرمانے کر دیتے ہیں پھر علماء اور ملاں سخت مخالفت کرتے ہیں۔ اور گالیاں دیتے ہیں بعض جگہ شامی تاجر بھی انتہائی مخالفت اور دشمنی کرتے ہیں۔ پھر حکومت کے آفیسرز بھی خواہ مخواہ مخالفت اور دشمنی کرتے ہیں۔ اور چیفوں کی ناجائز حمایت کرتے ہوئے ہمارے جائز مطالبوں کو بہت بے رحمی سے رد کر دیتے ہیں۔

تبلیغی مراکز

ان گوناگوں مشکلات کے باوجود محض خدا کے فضل سے ہمارا تبلیغی کام کافی ہوتا ہے۔ اور اس وقت ہمارے تین بڑے بڑے تبلیغی مرکز ہیں۔ اور تینوں جگہ ہمارے سکول بھی ہیں۔ ایک "بو" میں جو ہمارا سب سے بڑا تبلیغی مرکز ہے۔ اور موومنٹ کا سنٹر ہے۔ جہاں خود مشنری انچارج صاحب رہتے ہیں۔ دوسرا گبورکا میں۔ جہاں اس وقت مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب رائے ونڈی کام کر رہے ہیں۔ ایک روکوپر بھی ہے۔ جس کے ماتحت فری ٹاؤن بھی ہے۔ یہاں پہلے چوہدری احسان الہٰی صاحب کام کرتے رہے ہیں۔ اور اب خاکسار اس کا انچارج ہے۔

اس مشن میں بعض جگہ انفرادی تبلیغ کی جاتی ہے۔ بعض جگہ لیکچر دئے جاتے ہیں بعض جگہ ٹریکٹ تقسیم کئے جاتے ہیں۔ بعض کو کتب پڑھنے کو دی جاتی ہیں۔ کئی دفعہ معزز احباب کو سلسلہ کے انگریزی اخبارات کا خریدار بنایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ شامی لوگوں کو جو یہاں کے بڑے تاجر ہیں ان کے گھروں اور دکانوں پر جا کر تبلیغ کی جاتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور باقی بزرگان سلسلہ کی عربی تصانیف ان کے پاس فروخت کی جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں یورپین فرمیں جن میں انگریز اور فرانسیسی کام کرتے ہیں۔ انہیں بھی سلسلہ کا لٹریچر بہم پہنچایا جاتا ہے۔

سیرالیون مشن کی تعلیمی مساعی

سیرالیون کا ملک تعلیم کے لحاظ سے بہت پیچھے ہے خصوصاً مسلمان تو بہت ہی پیچھے ہیں۔ تمام پروٹیکٹوریٹ میں مسلمانوں کا ایک بھی سکول نہیں ہے اور اگر فری ٹاؤن بھی ساتھ ملا لیا جائے تو سارے سیرالیون میں مسلمانوں کے صرف دو سکول ہیں جو فری ٹاؤن میں ہیں۔ ایک پرائمری ہے اور دوسرے

سکول ہیں فائنل اور میٹرک تک تعلیم دی جاتی ہے گی۔ اس کے بغیر مسلمانوں کو مجبوراً اپنے بچے عیسائی سکولوں میں بھیجنے پڑتے تھے۔ جہاں انہیں عیسائیت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ چونکہ یہ خیال بچپن سے انہیں تلقین کیا جاتا ہے۔ اس لئے اُن کا اُن پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ اور بڑے ہو کر یا تو وہ عیسائی ہو جاتے ہیں یا عیسائیت کی طرف کافی مائل ہوتے ہیں۔ اور اس وجہ سے اسلام اور مسلمانوں کو بہت کافی ضعف پہنچا ہے۔ ان حالات میں سیرالیون مشن نے اسلامی تعلیم کیلئے تین سکول کھولے ہیں۔ جو کافی مقبول ہیں۔ مگر مناسب اساتذہ کے حصول میں بہت دقتیں ہیں۔ سیرالیون کا ملک اپنی بڑی قوموں کے لحاظ سے دو علاقوں میں منقسم ہے یعنی تمنی اور مندے۔ ان تین سکولوں میں سے دو تمنی علاقہ میں ہیں۔ جو تعلیم کے لحاظ سے مندے علاقے سے پیچھے ہے اور ایک مندے علاقہ میں۔ تمنی علاقہ کے ہر دو سکول گورنمنٹ اسسٹڈ ہیں یعنی روکوپر سکول اور مگبیورکا سکول۔ مندے علاقہ کا سکول "بو" میں ہے۔ اور یہی ہمارا مرکز ہے یہ سکول بھی عنقریب اسسٹڈ ہو جائیگا۔ یہاں ہماری اپنی شاندار مسجد ہے۔ کہ ملک بھر میں گورنمنٹ ... نہیں۔ ہمارا بو سکول چونکہ مرکزی سکول ہے۔ اس لئے مناسب ہو گا کہ اس کے متعلق کچھ تفصیل سے عرض کیا جائے۔

بو احمدیہ سکول

یہ سکول ہمارے تمام سکولوں میں سب سے بڑا ہے۔ اس وقت اس میں پانچ ٹیچر کام کرتے ہیں۔ اور چونکہ اس کے مرکزی سکول ہونے کی وجہ سے اب اس کے لئے ایک نہایت شاندار عمارت زیر تعمیر ہے۔ جو اس کی جنوری میں شروع کی گئی۔ اور اس پر تقریباً ایک ہزار پونڈ یعنی ۱۳۳۵۰ روپے خرچ ہونے کا اندازہ ہے۔ یہ عمارت ہندوستانی طرز عمارت پر تعمیر کی جا رہی ہے جو بہت بڑی عمارت ہے۔ اس میں چھ کمرے اور ایک برآمدہ ہے۔ محکمہ تعلیم کے اعلیٰ آفیسر متعدد بار اس عمارت کا معائنہ کر چکے ہیں۔ اور اسے دیکھ کر بہت خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بہت سے آفیسر بھی اس عمارت کو وقتاً فوقتاً دیکھنے آتے رہتے ہیں۔ یہ عمارت عنقریب مکمل ہونے والی ہے۔ اور گو ابھی سے بکثرت اس سکول میں اپنے لڑکے بھیج رہے ہیں۔ جن میں سے اکثر غیر احمدی ہیں۔ ان سکولوں کے لئے لوکل ٹیچروں کے علاوہ دو ٹیچر گولڈ کوسٹ سے منگوائے گئے ہیں۔ جن میں سے ایک ہمارے مرکزی سکول "بو" میں ہیڈ ماسٹر ہے۔ اور بہت مخلص اور ہونہار ہے دوسرا روکوپر سکول میں بطور ہیڈ ماسٹر کام کر رہا ہے۔ وہ بھی بہت مخلص ہے یہ ہر سہ سکول باوجود مخالفت کے بفضلہ تعالیٰ اچھے چل رہے ہیں۔

احمدی جماعتوں کی تربیت

جماعتوں کی تربیت بھی اب خدا کے فضل سے کافی اچھی ہو رہی ہے کئی جگہ جہاں ہماری پہلے کوئی مسجد نہ تھی۔ وہاں مقامی جماعتوں کی مدد سے مسجد میں تعمیر ہو چکی ہیں۔ اور بعض جگہ مشن ہاؤس بھی بن گئے ہیں۔ ان مساجد میں سے بعض میں صبح اور مغرب کی نماز کے بعد باقاعدہ درس دیا جاتا ہے۔ اور نماز کا ترجمہ لوکل زبان میں اور دعائیں سکھلائی جاتی ہیں۔ ... لوکل مبلغ بھی کام کر رہے ہیں جنہیں پہلے کافی ٹریننگ دی گئی ہے۔ پھر بھی وہ وقتاً فوقتاً مرکز میں آتے رہتے ہیں۔ اور اس طرح اُن کی تربیت بھی جاری ہے۔ اور اُن کے ذریعہ آگے جماعتوں کی تربیت بھی ہو رہی ہے

احمدی جماعتوں کی تعداد

اس وقت سیرالیون میں احمدیوں کی تعداد ایک ہزار نفوس سے زیادہ ہے۔ اور ۳۳ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ جو ملک کے مختلف حصوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔

احمدی چیف

اس وقت دو پیرامونٹ چیف احمدی ہیں۔ جن میں سے ایک بہت مخلص ہے۔ اور ایک سیکشن چیف [illegible] ٹاؤن چیف بھی احمدی ہے جو ایک [illegible] ٹاؤن چیف بھی احمدیت کے قریب ہیں۔

مقامی اور ہندوستانی کارکنوں کی تعداد

اس وقت جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے تحریک جدید کے پانچ مجاہد ہی اس ملک میں تبلیغی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ دو لوکل مبلغ بھی تبلیغ کے کام کو سرانجام دے رہے ہیں۔ اور باوجود ان تمام مبلغین کے اخراجات اور سکولوں کے اخراجات کے خدا کے فضل سے یہ مشن مستقل چل رہا ہے۔ اور تقریباً ۸۰ فی صدی سیلف سپورٹنگ ہے۔ یعنی مرکزی امداد کے بغیر چل رہا ہے اور اکثر اخراجات کا خود ذمہ دار ہے احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں پہلے سے بہت زیادہ قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے ان قربانیوں کو نتیجہ خیز بنائے اور احمدیت کو اس ملک میں ترقی دے۔ اور ہماری مشکلات کو دور فرمائے۔

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل دس دن کیلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر میں اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

ع ۹۶۳۵ منکہ راجہ شیر خان ولد راجہ قادر خان قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال بیعت ۱۹۳۱ء ساکن ملوٹ ڈاکخانہ ڈلوال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ذاتی جائداد ۱۲ بیگھے ہے۔ جس میں سے میں ۱/۳ حصہ کا مالک ہوں۔ تین ہزار روپیہ میرا اثاثہ ہے میری ماہوار آمد فی ۱۰۵/- روپے ہے۔ میں اپنی جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری ماہوار آمدن کی وصیت اپریل ۱۹۴۶ء سے ہو گی۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد راجہ شیر خان احمدی بقلم خود 37 Bde Signal Sec c/o. S.E. A.C گواہ شد: عبد الغنی ع ۳۷ بریگیڈ سگنل سیکشن گواہ شد: رحمت علی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ جزائر شرقی الہند۔

ع ۹۶۵۶ منکہ محمد اسمٰعیل ولد سیٹھ محمد حسین صاحب قوم شیخ عمر ۲۰ سال پیشہ طالب علم بی۔ اے ساکن چنتہ کنٹہ خورد دمشان امرچینتہ ضلع محبوب نگر حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۳-۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ چونکہ میں طالب علم ہوں۔ سر دست میرے قبضہ میں کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ مبلغ پانچہزار روپیہ سکہ عثمانیہ میرے نام سے بانڈ یا دکن بینک میں لگے کارخانہ واقعہ چنتہ کنٹہ خورد میں بغرض تجارت جمع ہیں۔ اور ماہانہ مجھے والد صاحب بطور میوہ خوری دس روپے

اشفاخیر دیا کرتے ہیں۔ میری وصیت مبلغ پانچہزار روپیہ کے متعلق یہ ہے کہ میرے مرنے کے بعد اس میں سے ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب کو ادا کر دیا جائے جس کی کہ وہ مالک ہے اور باقی اس رقم کے اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا یا ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ مجھے میرے والد جو عطیہ بطور میوہ خوری کے دیتے ہیں۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ کی آمد میں تازیست وصیت میں دیتا رہوں گا اگر اس سے زیادہ آمد ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ العبد محمد اسمٰعیل موصی۔ گواہ شد محمد اعظم۔ گواہ شد محمد عبد الحی۔ گواہ شد محمد حسین والد موصی۔

مولوی محمد علی صاحب کو پچپن ہزار انعام

مولوی محمد علی صاحب کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ "حضرت مرزا صاحب صرف مجدد مسیح ہیں۔ مگر نبی نہیں اور نہ ان کے انکار سے کوئی کافر ہو سکتا ہے۔" اور یہی عقیدہ حضرت مرزا صاحب کا تھا ہم نے ان کو یہ چیلنج دیا۔ کہ اب اپنا یہ عقیدہ ایک پبلک جلسہ میں حلفاً بیان کریں۔ ہم آپ کو اسی جلسہ میں نقد ۵۰۰۰ ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ اور آپ پر اس غلط عقیدہ اور جھوٹے حلف کی سزا میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سال کے اندر کوئی عبرتناک عذاب جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ نہ آیا تو مزید پچاس ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ اگرچہ سالہا سال سے یہ چیلنج ٹالتے ہی رہتے ہیں اگر کوئی صاحب انکو اس پر آمادہ کریں گے۔ تو انکو بھی اسی جلسہ میں نقد پانچہزار روپیہ دیا جائیگا۔ اسکے متعلق انگریزی یا اردو رسالہ ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جاتا ہے۔ عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ضرورت ہے

ہمیں چند سائنس سے دلچسپی رکھنے والے نوجوانوں کی ضرورت ہے جن کی تعلیم میٹرک یا F.S.C تک ہو انہیں ہم ریڈیو کا کام سکھائینگے ٹریننگ کے دوران میں چالیس روپیہ الاونس دینگے اور کام سیکھ جانے کے بعد ۰-۰-۱۵۰ کے گریڈ میں ملازم رکھ لیں گے

محمد کرامت اللہ دار الانوار قادیان

اونٹ مارکہ ہوزری

ہم بہترین قسم کے زنانہ مردانہ اور بچگانہ گرم سویٹر مفلر کمبل جرابیں اور سٹاکنگ نیز سوتی بنیان سپورٹ شرٹس وجرابیں وغیرہ تیار کر رہے ہیں۔

ہماری تیار کردہ "اونٹ مارکہ" (کیمل برینڈ) ہوزری سستی اور پائیدار ہونے کی وجہ سے بہت مقبول ہو رہی ہے۔ آپ اپنے دوکانداروں سے ہمیشہ

اونٹ مارکہ ہوزری

مانگ کر اپنے قومی کارخانہ کی مدد کریں۔

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

عطور نفیسہ

ہمارے پاس امپیریل کیمیکل کمپنی کے تیار کردہ عطروں کی ایجنسی ہے اور ہم ہر شہر اور ہر صوبہ میں ان کی ایجنسیاں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ عطر اکثر فرانسیسی ہیں۔ اور بہترین پھولوں کی خوشبوؤں پر مشتمل ہیں۔ انگریزی اور امریکن عطر بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے ان کے علاوہ امپیریل کیمیکل کمپنی کا تیار کردہ یوڈی کلون بھی ہمارے ہاں مل سکتا ہے۔ عطروں کی خوردہ فروشی کی قیمت دو روپے آٹھ آنے فی شیشی ہے یوڈی کلون کی چار آونس کی فی شیشی کی قیمت ساڑھے چار روپے۔

ایجنٹوں کو معقول کمیشن دیا جاتا ہے

خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ براہ راست مال منگوانے والوں کے آرڈر کی تعمیل فوراً کی جاتی ہے

منیجر دی ایسٹرن پرفیومری کمپنی قادیان ضلع گورداسپور

عرق نور (رجسٹرڈ)

ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار پرانی کھانسی۔ دائمی قبض۔ درد کمر۔ جسم پر خارش۔ دل کی دھڑکن۔ یرقان کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بیقاعدگی کو دور کر کے سچی بھوک کو پیدا کرتا ہے۔ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعصاب کو دور کر کے قوت بخشتا ہے عرق نور عورتوں کی جملہ ایام ماہواری کی بیقاعدگی کو دور کر کے قابل اولاد بناتا ہے بانجھ پن اٹھرا کی لاجواب دوا ہے۔

نوٹ:۔ عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔

قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپیہ صرف علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور رجسٹرڈ قادیان پنجاب

سرمہ ممیرا خاص

یہ سرمہ نہایت مفید ہے گکرے دل نظر کی کمزوری چیپ وغیرہ آنے کے لئے نہایت ہی زود اثر ہے۔ اور پھر کسی قسم کا ضرر اس میں نہیں ہے۔ کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اور تمام کرنیوالے اس کے فائدہ کی شہادت دیتے ہیں۔ آنکھوں کی بیماریوں کا اثر عام صحت پر بھی نہایت مضر پڑتا ہے۔ اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا دانائی کے اصول سے بہتر ہوتا ہے کہ بیماری سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے۔ اس کی صحت برابر اچھی اچھے سرمے کا استعمال نہایت ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ چھ ماشہ ۵ تین ماشہ ۱۲ر علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان ضلع گورداسپور

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

باجازت نظارت امور عامہ

جائداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں

قریشی محمد مطیع اللہ قریشی دلال دار العلوم قادیان

تازہ اور ضروری خبروں خلاصہ

آگرہ ۲۶ ستمبر۔ یہاں پر بھی فرقہ وارانہ فساد رونما ہو گیا ہے۔ اس وقت تک سات اشخاص ہلاک اور قریباً ایک سو مجروح ہو چکے ہیں جھگڑے کی ابتدا رام لیلا کے جلوس کے موقع پر ہوئی۔ پولیس کو فساد روکنے کے لئے گولی بھی چلانی پڑی۔ ۴۸ گھنٹوں کا کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ بہت سی گرفتاریاں عمل میں آ چکی ہیں

لاہور ۲۶ ستمبر۔ حکومت پنجاب نے لاہور کے اخبارات احسان زمیندار۔ پرتاپ اور پربھات سے تین تین ہزار روپیہ کی ضمانتیں طلب کر لی ہیں۔ یہ ضمانتیں فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کرنے والے مضامین شائع کرنے کے الزام میں طلب کی گئی ہیں۔

واشنگٹن ۲۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ٹرومین صدر جمہوریہ امریکہ پر زور ڈالا جا رہا ہے کہ وہ مارشل سٹالن سے ملاقات کر کے موجودہ اختلافات کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن مسٹر ٹرومین نے تاحال اس تجویز کو منظور نہیں کیا۔ وہ چاہتے ہیں کہ موجودہ سیاسی مسائل وزراء خارجہ ہی حل کریں۔

بٹاویہ ۲۶ ستمبر۔ انڈونیشین وزیر خارجہ نے ایک تقریر میں کہا۔ ڈچ حکومت سے سمجھوتہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ جاوا میں ڈچ فوجوں کا بھیجنا بند کر دیا جائے۔ آج ڈیڑھ گھنٹہ تک سمجھوتہ کی گفت و شنید ہوئی۔

ڈھاکہ ۲۶ ستمبر۔ ڈھاکہ کے ایک نواحی علاقہ میں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا ہے۔ اس وقت تک متعدد اشخاص مجروح اور ہلاک ہو چکے ہیں۔ پولیس کو دو مرتبہ گولی چلانی پڑی۔

شملہ ۲۶ ستمبر۔ پنجاب گورنمنٹ گنا کمشنر کا ایک نیا عہدہ قائم کر رہی ہے۔ اس کا مرکز جالندھر ہوگا۔ اس کے ماتحت گنے کی پیداوار اور مارکیٹنگ کے فرائض سرانجام دیئے جائیں گے

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ ماسکو ریڈیو سے کہا گیا ہے کہ مسٹر چرچل روس کے خلاف جنگ شروع کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ برطانیہ دن بدن امریکہ کی خارجہ پالیسی کے تابع ہو رہا ہے۔

پٹنہ ۲۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سال خریف اور ربیع کی فصلوں میں بہار میں آٹھ لاکھ ۳۵ ہزار ٹن اناج کی قلت رہی ہے۔

لاہور ۲۶ ستمبر۔ سونا ۹۹/۸/۔ چاندی ۱۶۸/ روپے۔ پونڈ ۶۹/۰/۰ -

امرتسر سونا ۱۰۳/۰/۸ -

واشنگٹن ۲۶ ستمبر۔ ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ حال ہی میں امریکہ میں جہازیوں کی جو ہڑتال ہوئی تھی اس کے نتیجہ میں ہندوستان کو ایک لاکھ ٹن کا نقصان اٹھانا پڑا۔ کیونکہ یہ اناج ہندوستان نہیں لایا جا سکا۔

نئی دہلی ۲۶ ستمبر۔ گاندھی جی نے مشورہ دیا ہے کہ حکومت ہند کو ایک مستقل محکمہ اچھوتوں کی ترقی اور اصلاح کے لئے قائم کرنا چاہیئے

لاہور ۲۶ ستمبر۔ پنجاب مسلم لیگ کے چند زعماء نے گورنر سے درخواست کی ہے کہ ان کے خلاف انتخابی عذرداریوں میں انہیں چونکہ انصاف کی امید نہیں ہے اسلئے سماعت کسی اور جگہ منتقل کر دی جائے

نئی دہلی ۲۷ ستمبر:۔ آج دوپہر وائسرائے ہند نے پنڈت جواہر لال نہرو سے پھر ملاقات کی ہے۔ ملاقات میں ان امور کو زیر بحث لایا گیا۔ جو مسٹر محمد علی جناح کی ملاقات کے سلسلے میں پیدا ہوئے ہیں:۔

بمبئی ۲۷ ستمبر:۔ آج صبح چھ بجے سے نو بجے تک نو آدمیوں کو چھرا گھونپا گیا۔ یہ وارداتیں شہر کے مختلف حصوں میں ہوئی ہیں

کلکتہ ۲۷ ستمبر:۔ ایک غیر سرکاری اندازے کے مطابق آج صبح سے دوپہر تک ۱۵ آدمیوں کو چھرا گھونپا گیا۔ جن میں سے تین ہلاک ہو گئے۔

کراچی ۲۷ ستمبر:۔ حکومت سندھ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ صوبائی اسمبلی کے انتخابات کے سلسلے میں ہر امیدوار کیلئے پانچ سو گیلن پٹرول مہیا کیا جائے۔ تاکہ انتخابی پراپیگنڈہ میں اسے استعمال کیا جا سکے:۔

نئی دہلی ۲۷ ستمبر:۔ بلوچستان کے کانگرسی لیڈر خان عبدالصمد خان نے آج گاندھی جی سے ملاقات کی۔ اور بلوچستان میں کھدر کی صنعت کو فروغ دینے کے مسئلہ پر گفتگو کی۔ گاندھی جی نے آج دہلی روانہ ہو جانا تھا۔ لیکن بعض وجوہ کی بناء پر آپ نے التوی کر دیا:۔

بمبئی ۲۷ ستمبر:۔ آل انڈیا سٹوڈنٹس فیڈریشن کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس ۱۳ اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ جس میں فیصلہ کیا جائے گا۔ کہ تازہ ملکی حالات کے پیش نظر کیا رویہ اختیار کیا جائے:۔

کیپ ٹاؤن ۲۷ ستمبر:۔ سول نافرمانی کرنے والے ہندوستانیوں کے لیڈر ڈاکٹر یوسف کو رہا کر دیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۲۶ ستمبر:۔ پنڈت نہرو نے بتایا ہے۔ کہ اس سال اکیس ہزار عازمین حج کو ہندوستان سے حجاز پہنچانے کا انتظام کیا جا چکا ہے۔ علاوہ پانچ ہزار مزید حاجیوں کے لئے سفر کا انتظام کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

نیویارک ۲۶ ستمبر:۔ امریکہ میں قصابوں نے ہڑتال شروع کر دی ہے۔ جس کی وجہ سے گوشت کی سپلائی کا نظام بالکل مفلوج ہو گیا ہے۔ ملک کے چودہ کروڑ باشندوں کو گوشت کے بغیر خوراک کھانی پڑتی ہے۔

نئی دہلی ۲۷ ستمبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کمیٹی آف ایکشن نے ایک قرارداد پاس کی ہے جس میں کہا گیا ہے۔ کہ گذشتہ دنوں قبائلی علاقہ میں جو بمباری کی گئی ہے وہ انسانیت اور تہذیب کے خلاف ہے۔ اس کی وجہ سے جن لوگوں کو نقصان ہوا ہے۔ ان سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے کمیٹی نے یقین دلایا ہے۔ کہ مسلمانان ہند اس ظلم کو ہمیشہ کے لئے بند کرانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔

پونا ۲۷ ستمبر:۔ سرحد مسلم لیگ کے ایک وفد نے بمبئی کے وزیر اعظم سے ملاقات کی۔ اور ان سے بمبئی کے پٹھانوں کی شکایات بیان کیں۔ وزیر اعظم نے ہمدردانہ طور پر غور کرنے کا وعدہ کیا:۔